## سوال

آپ کی ویب سائٹ پر موجود جوابات سے مجھے یہی سمجھ آئی ہے کہ عقد نکاح ہوجانے کے بعد مرد اور عورت کے مابین کوئی قید نہیں ہے، حالانکہ شادی (یعنی رخصتی نہیں ہوئی) اور میں نے اس موضوع کے متعلق آپ کی ویب سائٹ پر جوابات کا مطالعہ بھی کیا ہے، لیکن میں اس عموم عبارت میں کافی وشافی جواب نہیں دیکھ سکا جس میں یہ بیان ہوکہ مسلمان شخص یہ تیجہ نکال سکے کہ وہ اس میں نبی کریم صلی اللہ کا طریقہ اختیار کرے اور مرد و عورت آپس میں اکیلے نہیں مل سکتے اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کے بعد کئی برس تک نہیں ملے بلکہ نکاح سے کئی برس بعد شادی مکمل ہونے کے بعد ہی ملے اس لیے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکاح اور رخصتی کی مدت کے مابین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اکیلے میں نہیں ملے تو علماء کے پاس کونسی ایسی دلیل ہے جس کی بنا پر وہ نکاح کے بعد اور رخصتی سے قبل مرد و عورت کو آپس میں ملنا جائز قرار دیتے ہیں؟

## جواب

الحمد للہ

عورت کے مرد اجنبی ہے، اور اس کے لیے عورت کی طرف دیکھنا اور اس سے مصافحہ کرنا اور اس سے خلوت اور علیحدگی اختیار کرنا حلال نہیں ہے، اس لیے اگر وہ اس سے نکاح کی رغبت رکھتا ہے تو وہ اسے شادی کا پیغام دے اور اس سے منگنی کرے، تو اس حالت میں اس کے لیے صرف اسے دیکھنا جائز ہوگا، لیکن مصافحہ کرنا اور خلوت اختیار کرنا جائز نہیں، اور اگر عورت کے گھر والے اس پر راضی ہوکر اس کی اس سے شادی کردیتے ہیں تو وہ اس کی بیوی بن جائیگی، اور وہ عورت اس کی بیوی بن جائیگی

چنانچہ عقد نکاح کے بعد اس کو دیکھنا اور اس سے خلوت کرنا اور اسے چھونا اور اس سے استمتاع کرنا سب جائز ہے :

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیویوں پر.

اور زوجیت صرف عقد نکاح سے ہی ثابت ہوجاتی ہے، اس لیے جب عقد نکاح کے بعد خاوند یا بیوی میں سے کوئی ایک فوت ہوجائے چاہے دخول یعنی رخصتی نہ بھی ہوئی ہو تو وہ ایک دوسرے کے وارث ہونگے

یہی وہ دلیل ہے جس سے علماء کرام نے اس مسئلہ پر استدلال کیا ہے

لوگوں میں یہ چیز معروف ہوچکی ہے کہ عقد زواج رخصتی کے علاوہ چیز ہے، یہ اس لیے نہیں کہ عقد نکاح کے بعد دخول حرام ہے، بلکہ اس لیے اس میں فرق کیا جاتا ہے کہ خاوند کے لیے بیوی کو اپنے زوجیت کے گھر میں لے جانے کے لیے رخصتی کا لفظ یا شب زفاف استعمال کیا جاتا ہے

اس لیے اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی سے دخول رخصتی کے بعد ہی کرے، کیونکہ رخصتی سے قبل اس کا دخول کئی مشکلات کا باعث بن سکتا ہے، ہوسکتا ہے رخصتی سے قبل طلاق ہوجائے، یا پھر وہ فوت ہوجائے اور عورت کنواری تھی تو دخول سے اس کا کنوارہ پن جاتا رہا اور وہ اس سے حاملہ بھی ہوسکتی ہے جس سے پرابلم پیدا ہوسکتی ہے

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (75026) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

رہاسائل کا یہ قول :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو عقد نکاح کے بعد سے لیکر رخصتی تک اکیلے نہیں ملے

یہ تو صرف ایک دعوی ہے، یہ بتائیں کہ ایسا کون شخص ہے جو یقینی طور پر اس کی نفی کرتا ہو، حالانکہ یہ مدت تو تین برس کی ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر روزانہ صبح اور شام دو بار آیا کرتے تھے، جیسا کہ صحیح بخاری حدیث نمبر (476) سے ثابت ہوتا ہے

اس ثبوت کے بعد کون شخص ہے جو یہ بات کہ سکے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مدت کے دوران عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے خلوت نہیں کی ؟

پھر اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ یہ نفی صحیح ہے، تو اس نفی کا معنی حرام نہیں، کیونکہ اس کے جواز کی دلیل تو قرآن مجید سے ملتی ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے

**واللہ اعلم.**

اسلام سوال وجواب

**74321**